

عقیدہ توحید؟

④

تعارف:

←

عقیدہ توحید کی انسانی زندگی میں
 اہم اہمیت ہے۔ دین اسلام کا بنیادی عقیدہ
 توحید ہے۔ اس دنیا میں جتنے بھی پیغمبر تشریف
 لائے، ان سب کا عقیدہ اللہ تعالیٰ کی طرف انسانیت
 کو دعوت دیتا تھا۔ عقیدہ توحید کو پیر پیغمبر
 کی شریعت میں خاص اہمیت حاصل رہی
 ہے۔ اس کے انسانی زندگی میں انفرادی
 اور اجتماعی اثرات ہیں۔ ضرورت اس امر کی
 ہے اس ملاوٹوں کے دور میں اس کو صحیح
 معنوں میں اپنی زندگی میں لاگو کیا جاسکے۔

بجول شاعر:

توحید میں نکتہ بیان تو آسنا ہے
 تیرے دماغ میں یوبت خانہ تو کیا اپنے

عقیدہ توحید سے مراد:

←

عقیدہ توحید سے

مراد ہے کہ اس بات پر صدق دل
 سے ایمان لایا جائے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا
 کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ وہی ہے جس کے
 سامنے سجدہ ریز ہونا ہے۔ عقیدہ توحید
 کا مفاد شرک ہے۔

← عقیدہ توحید قرآن کی روشنی میں :

عقیدہ توحید

کو قرآن مجید میں واضح بیان کیا گیا ہے۔
سورۃ الاحلام میں اللہ تعالیٰ کی وحدانیت
اور یکتا ہونے کو بیان کیا گیا ہے۔

ترجمہ: "کہہ دو کہ اللہ آپ ہے۔ اللہ بے نیاز

ہے۔ نہ اس کا کوئی بیٹا ہے اور نہ

اس کا کوئی بیٹا ہے۔ اس کا کوئی

ہم سر نہیں۔"

اس سورۃ سے پتہ چلتا ہے کہ اللہ کے علاوہ

کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ مسلمان ہونے

کے لیے کلمہ طیبہ کو پڑھنا لازمی بشرط قرار

دیا گیا ہے کیونکہ اس میں انسان صرف

اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کو صاف بتا ہے۔

← عقیدہ توحید احادیث نبویؐ کی روشنی میں:

حضرت محمدؐ اس

دنیا میں اللہ تعالیٰ کی عبادت کا پیغام لے کر

آئے۔ آپؐ کی دعوت تبلیغ کا اہم جزو

عقیدہ توحید تھا۔ باقی تمام عقائد کو اس

کے بعد اہمیت حاصل تھی۔ اس عقیدے

کی دعوت کی وجہ سے آپ کا اپنا عقیدہ ان

کا دشمن بن گیا۔

”حضرت محمدؐ نبوت کے بعد بہار“

کی جوئی پر کھڑے ہوئے اور کہا کہ میری

بات کا یقین کرو گے کہ اس بار سے آپ

لشکر آ رہا ہے۔ ان کی قوم نے کہا کہ ہاں

کیونکہ آپ صادق اور امین ہیں۔ اس

پر حضرت محمدؐ نے کہا کہ بیٹ پرستی کو چھوڑ

کر اللہ کی عبادت کرو۔“

عقیدہ توحیدی فطرتِ انسانی سے دلیل:

عقیدہ توحید

کو اللہ تعالیٰ نے انسانی فطرت کے اندر

مربوط کر دیا ہے۔ جب کوئی انسان پیدا

ہوتا ہے تو وہ بچہ اپنے آپ کو ماں کے بطن

سے پیدا ہوتا ہوا نہیں دیکھ پاتا۔ لیکن اس

کے اندر ماں کے لئے محبت پیدا ہو جاتی ہے اور

وہ اس کی طرف ہی لپکتا ہے۔ اسی طرح

ہر انسان عقیدہ توحید کی فطرت پر پیدا

کیا گیا ہے۔ وہ صہبت جس اللہ کی

طرف ہی لپکتا ہے۔ بچہ کو مختلف

مذاہب کی طرف اس کا خاندان لے جاتا ہے

لیکن اس کی بیدائش عقیدہ فطرت پر ہوتی ہے۔
ارشادِ باری تعالیٰ ہے۔

”تم ان سے بوجھو کہ زمین و آسمان
کس نے پیدا کیے ہیں تو وہ فرور ہیں گے
اللہ نے۔“

(القرآن)

عقیدہ توحید کے انسانی زندگی پر اثرات:

عقیدہ توحید کے انسانی

زندگی میں بذیل انفرادی اثرات ہیں۔

وسعتِ نظر

(i)

عقیدہ توحید کو مائے والا وسعت

نظر ہو جاتا ہے۔ اس کی نظر تو وسیع ہو جاتی ہے۔
وہ ہر چیز کو وسعت سے دیکھتا ہے کیونکہ وہ
اس میں اللہ کی قدرت کو تلاش کرتا ہے۔

قرآن مجید میں ارشاد ہے:

”زمین و آسمان میں عقل والوں
کے لئے بڑی نشانیاں ہیں۔“

عجز و نیاز کا خاتمہ

(ii)

عقیدہ توحید سے انسان

کے اندر سے عجز و نیاز ختم ہو جاتا ہے۔ وہ
جان لیتا ہے کہ اللہ کے علاوہ کوئی اس کا

مردگار نہیں ہوسکتا۔ وہ تمام ائمہوں کو فہم
کردیتا ہے۔

قرآن مجید میں ارشاد ہے نہ
” کون ہے جو میرے بغیر سفارش
کرسکے۔“

(البقرہ)

عزتِ نفس میں اضافہ

(iii)

عقیدہ توحید انسان

کی عزتِ نفس میں اضافہ کرتا ہے۔ وہ
انسانوں کو عزتِ اللہ کے سامنے ہاتھ پیرانے سے
روکتا ہے اور سجدہ کرنے سے بھی منع
کرتا ہے۔ اس سے انسان کی عزتِ نفس میں
اضافہ ہوتا ہے۔

بہادری و شجاعت

(iv)

عقیدہ توحید سے انسان

کے اندر بہادری اور شجاعت جیسے صفات
پیدا ہوتے ہیں۔ وہ اللہ کے علاوہ کسی سے
نہیں ڈرتا۔ وہ چاہتا ہے کہ اللہ کے
علاوہ کوئی مردگار نہیں۔ اس لیے وہ دنیاوی
طاقت کے دیوناؤں سے نہیں ڈرتا۔ عقیدہ
توحید انسان کو بہادر بناتا ہے۔

کتابوں کا خاکہ

(v)

عقیدہ توحید کی وجہ سے انسان
کتابوں سے دور رہتا ہے اور اس کے کتابوں
کا خاکہ ہوتا ہے۔ وہ اس ڈر سے کوئی کتاب
پہن کرنا نہ اس نے اللہ کو جواب دینا ہے۔

اصلاح اخلاق

(vi)

عقیدہ توحید اصلاح اخلاق
میں ایسا حصہ ڈالتا ہے۔ وہ انسان کے اندر
نیک مقاصد جیسے سچائی، بہادری، عدل وغیرہ
جیسے جذبات پیدا کرتا ہے۔ قرآن میں ارشاد ہے۔
”وہ شخص پاک ہو گیا جس نے اپنا ترکہ کر لیا۔“

غلط توقعات کا ابطال

(vii)

عقیدہ توحید انسان
کے اندر سے غلط توقعات کا خاتمہ کرتا
ہے۔ اگر انسان اللہ کے علاوہ کسی کی پوجا
کرتے گا تو اس کے اندر انسانوں سے توقعات بڑھنا
شروع ہو جائیں گی مگر عقیدہ توحید ان کا خاتمہ کرتا ہے۔

آخرت میں کامیابی

(viii)

عقیدہ توحید آخرت میں
کامیابی کی ضمانت ہے۔ عقیدہ توحید کی
وجہ سے انسان شریک جیسے گناہ سے باز رہتا
ہے جو کہ ناقابلِ معافی گناہ ہے۔

(ix) نفس کی تربیت

عقیدہ توحیدِ انسانی نفس کی
تربیت کرتا ہے۔ وہ کناہوں سے باز رکھنا
ہے اور نیکی کی طرف گامزن کرتا ہے۔
اس سے انسانی نفس کی تربیت ہوتی ہے۔

(x) عحبت الہی کا ذریعہ

عقیدہ توحیدِ عحبت الہی
کا ذریعہ ہے۔ انسان اللہ کی یاد میں کھویا
رہتا ہے۔ وہ اللہ کا قرب حاصل کرنے کے
لیے کوشاں رہتا ہے۔

قرآن میں ارشاد ہے کہ،
” اور امان والے اللہ سے شہدہ
عحبت رکھتے ہیں۔ “

(xi) معاشرے میں سکون کی ضمانت

عقیدہ توحید
معاشرے میں سکون کی ضمانت ہے۔ اس
کی وجہ سے معاشرے میں سے جو ری،
رنا اور بیت پرستی جیسے گناہ ختم
ہوتے ہیں۔ لوگ امن میں رہتے ہیں۔
عقیدہ توحید کا یہ اجتماعی اثر معاشرے
کے سکون کے لیے گامزن رہنے
کی کوشش ہے۔

(نہ)

آزادی اور حریت

عقیدہ توحید کی وجہ سے

انسان کے اندر آزادی اور حریت پیدا ہوتی

ہے۔ وہ اپنے آپ کو اللہ کے علاوہ

کسی کے سامنے جو اللہ ہیں سمجھتا۔

معاشرے میں مساوات

(نہ)

عقیدہ توحید معاشرے

میں مساوات جیسے جذبات پیدا کرتا ہے۔

وہ تمام انسانوں کو یکساں مقام دیتا ہے۔

اس سے احسان کمتری جیسے جذبات

ظہم ہو جاتے ہیں۔

معاشرے میں اخوت

(نہ)

عقیدہ توحید معاشرے

میں اخوت جیسے جذبات پیدا کرتا ہے۔ وہ

صلتِ اسلام کو ایک جھنڈے تلے جمع کرنا

ہے اور یہ قومیت سے بالاتر ہوتا ہے۔

خلاصہ بحث :

عقیدہ توحید (۱) اسلام کا

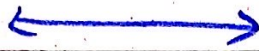
اہم رکن ہے۔ اس کے بغیر اسلام کی

عمارت نامکمل ہے۔ عقیدہ توحید انسانی

زندگی پر اجتماعی اور انفرادی اثرات

ڈالتا ہے۔ یہ معاشرے کی اصلاح

ہم اہم کردار ادا کرتا ہے۔ لہذا مبلغین کو
چاہئے کہ اس نفسا نفسی کے دور میں عقیدہ
توحید کی اہمیت کو واضح کریں۔



(3) نماز ؟

← تعارف:

نماز دین اسلام کا دوسرا اہم رکن ہے۔
اس کے بغیر دین کی عمارت نامکمل ہے۔ مومنوں
اور مشرکوں میں فرق کرنے والی چیز نماز ہے۔
نماز دین میں باخبر مرتبہ اللہ کے سامنے سجدہ
رہیز اور حاضر ہونے کا نام ہے۔ یہ اللہ کے نزدیک
سب سے زیادہ اعمال میں سے ایک ہے۔ نماز کی
مسلمانوں کی زندگی میں روحانی، سماجی اور
اخلاقی اثرات ہیں۔
بقول شاعر،

ہے ایک سجدہ جسے تو سراں سمجھتا ہے
ہزار سجدوں سے دیتا ہے آدمی کو عبادت

← نماز کے اصطلاحی اور لغوی معنی:
نماز کے لغوی معنی

معنی "دعا کرنے" کے ہیں۔
 اصطلاح میں نماز سے مراد اللہ کے حضور
 دین میں بارگاہِ مرتبہ حاضر ہونا کے ہیں۔
 نماز دو ہجری کو نبی پاک کو تحفے میں معراج
 کے موقع پر ملی۔

← نماز کی اہمیت، قرآن کی روشنی میں:

نماز کی اہمیت کا
 اندازہ اس بات سے دگایا جاسکتا ہے کہ اس
 کا حکم قرآن مجید میں 100 مرتبہ دیا گیا ہے۔
 سورۃ المنزل میں ارشاد ہے۔
 "اے چادر والے! قیامِ کربرات کو
 مگر تھوڑی دیر۔"

اسی طرح ایک اور جگہ ارشاد ہے کہ:
 "ان سے پوچھا جائے کہ وہ جہنم میں
 کیوں ہیں وہ کہیں گے کہ ہم نماز پڑھتے
 والوں میں سے نہ تھے۔"

ان آیات سے پتہ چلتا ہے کہ قرآن مجید
 میں نماز کو بارگاہِ اہمیت دی گئی ہے۔
 حضرت محمد سے پہلے حضرت اسماعیلؑ سے بھی
 اپنی قوم کو نماز کی دعوت دینے تھے۔

احادیث نبوی کی روشنی میں نماز کی اہمیت:

حضرت محمد کی

شریعت میں جی نماز کو خاص اہمیت حاصل رہی ہے۔ حضرت محمد نے فرمایا:

الصلوة عماد الدين ۵

نماز دین کا ستون ہے۔

پھر ایک اور جگہ ارشاد فرمایا کہ:

”نماز مومن کی معراج ہے۔“

حضرت محمد نے حکم دیا کہ ایسے بچوں کو سات سال کی عمر میں نماز پڑھاؤ۔ اور دس سال کی عمر میں ان کو صابر نماز کا بتاؤ۔

حضرت محمد نے فرمایا کہ نماز کی

مثال ایسے ہے کہ ایک شخص کے گھر

کے سامنے سے ندی گزرتی ہے۔ وہ دن

میں بارش دیکھتا ہے وہاں سے منہ دھوئے

اور صاف ہو جائے۔ اسی طرح نماز

انسان کے گناہ صاف کرتی ہے۔

ایک موقع پر آرم نے فرمایا کہ مجھے خوف نہ

ہوتا تو میں بے نمازی کے گھروں

کو آگ لگا دیتا۔

	<p><u>نماز کے اثرات:</u> نماز کے صندربہ ذیل اثرات</p>	
	<p>پہلے -</p>	
	<p><u>روحانی اثرات</u> نماز کے روحانی اثرات یہ</p>	(آ)
	<p>پہلے -</p>	
	<p><u>یادِ الہی کا ذریعہ</u></p>	(الف)
	<p>نماز یادِ الہی کا ذریعہ ہے۔ دن میں پانچ مرتبہ جب انسان اللہ کے بلاوے پر اس کے سامنے سجدہ ریز ہوتا ہے تو وہ اللہ کی یاد میں ڈوب جاتا ہے گویا وہ اللہ سے گفتگو کر رہا ہے۔</p>	
	<p>ارشادِ باری تعالیٰ ہے۔</p>	
	<p>” جو لوگ صنوع اور خضوع کے ساتھ نماز ادا کرتے ہیں، ان کے لیے بڑا اجر ہے۔“</p>	
	<p>(البقرہ)</p>	
	<p><u>مددِ الہی کا ذریعہ</u></p>	(ب)
	<p>نماز اللہ تعالیٰ سے مدد حاصل کرنے ایک ذریعہ ہے۔ جب انسان کو کوئی مصیبت پہنچتی ہے تو وہ اللہ کی طرف لپکتا ہے۔ وہ اللہ کے حضور سر بسجود ہو جاتا ہے۔</p>	

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔
 ”کہہ دیجئے ہم اللہ کی طرف لوٹنے والے
 ہیں۔“
 (القدران)

(ج) شرک کی نفی
 — x —
 مشرکوں اور مسلمانوں کو الگ
 کرنے والی چیز نماز ہے۔ جب کوئی صوم
 نماز ادا کرتا ہے تو وہ شرک کی نفی کرتا ہے۔
 وہ صرف اللہ کے سامنے سر جھکا کر عقیدہ
 توحید کا اعلان کرتا ہے۔ وہ صرف اللہ کو
 سجدہ کرنے کے قابل سمجھتا ہے۔

(د) گناہوں کا خاتمہ
 — x —
 نماز انسان سے گناہ کو الگ
 ختم کرتی ہے جیسے خنک، ٹکڑی آگ، جل
 جلتی ہے۔ روحانی طور پر یہ مہمانوں کے
 لیے گناہوں کے ماتھے کا ڈر ہے۔

(و) دین میں استقامت
 — x —
 نماز دین میں استقامت پیدا
 کرتی ہے۔ یہ اللہ کے راستے میں استقامت
 کا قدر ہے۔ اللہ کی راہ میں کوشش کرنے
 والوں کے لیے بڑے انعام کا وعدہ ہے۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:
ترجمہ: "اللہ کی بارگاہ میں سر بسجود رہو اور اسی
طرح میرے قریب آ جاؤ۔"

(ق) سماجی اثرات

منازکے سماجی اثرات - صندریہ

ذیل ہیں -

(دفعہ) معاشرتی ہم آہنگی

مناز معاشرتی ہم آہنگی پیدا

کرنے کا ذریعہ ہے۔ جب دن میں پانچ دفعہ
صلوات یا جماعت - نماز ادا کرنے کے لیے مسجد میں
اکٹھے ہوتے ہیں تو وہ ایک دوسرے سے صلہ و جمل
کرتے ہیں جن سے معاشرتی یکسانیت بڑھتی ہے۔

(ب) مساوات کا مظاہرہ

مناز مساوات کا ہر پور مظاہرہ

کرتی ہے۔ جب باجماعت صلوات نماز کے لیے
کھڑا ہوتے ہیں تو وہ بلا تفریق کے ایک
سافہ شانہ بستانہ کھڑے ہوتے ہیں۔ اس طرح
ہر ابری دیکھنے کا موقع ملتا ہے۔

یہ ایک ہی صف میں کھڑے ہوئے محسوس ہوا
نہ کوئی بندہ دیکھتا ہے نہ کوئی بندہ نواز

(ج)

مسجد - سماجی مرکز

مسجد ایک سماجی مرکز کے

طور پر کام کرتی ہے۔ مسجد میں نماز کے بعد نمازی اٹھتے ہو کر کسی بھی مسئلے کے حل کے لیے سوچ دیکھا دیکھتے ہیں۔ مثال کے طور پر دور نبویؐ میں مسجد عدالتی کاروائیوں اور تعلیمی سرگرمیوں کے استعمال کی جاتی تھی۔

(د)

اتحاد اور اتفاق کا ذریعہ

نماز کا ایک اور سماجی

اثر ہے کہ یہ اتحاد اور اتفاق کا ذریعہ ہے۔

قرآن مجید میں ارشاد ہے:

”اور تم سب مل کر اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھام لو اور تفرقہ مت ڈالو۔“

(الفقرۃ)

نماز اُمتِ محمدیہ کو جوڑ کر رکھتی ہے۔ اس سے جہیلوں کے درمیان اتحاد و اتفاق کی فضا پیدا ہوتی ہے۔

اتفاق

روحانی اثرات

نماز کے روحانی اثرات صند در

ذیل ہیں۔

	<p>پھر کا درس x</p>	(i)
	<p>نماز انسان کو پھر کا درس دیتی ہے۔ قرآن مجید میں ارشاد ہے کہ " اے ایمان والو! پھر اور نماز سے صبر و جاسو۔ " نماز اخلاقی طور پر مسلمانوں کے اندر پھر کے صفات پیدا کرتی ہے۔</p>	
	<p>تعمیر سہرت x</p> <p>نماز انسان کی تعمیر سہرت میں اہم کردار ادا کرتی ہے۔ یہ انسان کے اخلاق کی اصلاح کرتی ہے اور اس کی شخصیت کی شناسی کرتی ہے۔</p>	(ii)
	<p>فرہن شناسی x</p> <p>نماز کی پابندی کرنے سے انسان کے اندر فرہن شناسی پیدا ہوتی ہے۔ وہ وقت کی پابندی کرنا سیکھ جاتا ہے۔</p>	(iii)
	<p>بے حیائی کا خاتمہ x</p> <p>نماز مسلمانوں کو بے حیائی اور فحش کاموں سے روکتی ہے۔ قرآن مجید میں ارشاد ہے کہ:</p> <p>" جس کو نماز نے فحش کام سے روکا، اس کی نماز ہی ہے۔ "</p>	(iv)
	<p>بہترین واعظ x</p> <p>نماز ایک بہترین واعظ کی طرح کام کرتی ہے۔ یہ انسان کو</p>	(v)

یاد دلاتی ہے کہ وہ جذبات کے خلبے میں آخرت
کو نہ ہول جائے۔ وہ انسان کو صفتِ حیات
کی یاد دہانی کرواتی رہتی ہے۔

← خلاصہ بحث:

غماز ایک اہم ستون ہے۔ قرآن
مجید اور احادیثِ نبوی سے اس کی
اہمیت کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔ غماز
کے روحانی، سماجی اور اخلاقی اثرات
انسانی زندگی پر بہت اثر رکھتے ہیں۔ لہذا
ہر مسلمان کو غماز یاد کرنی چاہئے کیونکہ یہ
مومن اور کافر کے درمیان فرق ہے۔
قیامت والے دن سب سے پہلے جس چیز کا
سوال ہوگا، وہ غماز ہوگی۔



6- اسلام میں خواتین کا مقام؟

← تعارف:

اسلام سے قبل عورت کا کوئی مقام
نہ تھا۔ عورت کے ساتھ جانوروں سے
بھی بدتر سلوک کیا جاتا تھا۔ اس کو باؤں
کی جوتی کے برابر سمجھا جاتا تھا مگر اسلام

کی آمد عورت کے لئے نیک شگون ثابت ہوئی۔
 مغرب، عورت کے مقام اور کردار کو ابھی
 طاقی قریب میں جاننا شروع کیا ہے مگر اسلام
 نے جو وہ سو سال پہلے عورت کو تمام حقوق
 سے نواز دیا تھا۔

یہ وجود زن سے تعویر کائنات میں رنگ
 زندگی کا سوزِ دوراں اسی سے ہے

← عورت کا قرآن کی روشنی میں مقام :

قرآن مجید کی
 روشنی میں عورت کا مقام بہت خوبصورتی
 سے بیان کیا گیا ہے۔ قرآن مجید میں ارشاد
 ہے کہ:

”ان کے رب نے ان کی التجا کو قبول
 کر لیا، میں تم میں سے کسی نیک عمل
 کرنے والے کو منانے نہیں کروں گا، حالے
 وہ مرد ہو یا عورت۔“

(القرآن)

اسی طرح ایک اور جگہ ارشاد ہے کہ:
 ” اور عورتوں پر اسی طرح کا حق ہے
 جس طرح ان پر فرض ہے۔“

(القرآن)

قرآن مجید میں مردوں کے ساتھ عورتوں کے حقوق کو بالکل واضح کیا گیا ہے۔
احادیث نبویؐ کی روشنی میں عورت کا مقام:

حضرت محمدؐ نے

مختلف مواقعوں پر مختلف احادیث میں عورتوں کے مقام کو واضح کیا ہے۔

"حضرت محمدؐ نے فرمایا کہ عورتوں کے

ساتھ اچھا سلوک کیا کرو۔ کیونکہ ان کی

تخلیق بٹری بٹری سے کی گئی ہے۔ اگر ان

کو سیدھا کرنے لگوئے تو ٹوٹ جاؤں گی۔"

حضرت محمدؐ اپنی ازواج مطہرات اور بیٹوں

کے ساتھ حسن اخلاق سے پیش آتے تھے۔

حضرت محمدؐ نے فرمایا کہ تم میں سے

بہتر وہ ہے جس کا اخلاق اپنے اہل

و عیال کے لیے اچھا ہے۔

اسلام میں عورت کا مقام و مرتبہ:

اسلام صمد رحیمہ ذلیل

حیثیت میں عورت کا مقام واضح کرتا ہے۔

عورت عیثت مال

(۱)

اسلام میں عورت

کو حیثیت ماں ایک بلند مرتبہ حاصل ہے۔
 یہ مقام دورِ جاہلیت میں حاصل نہ تھا جب
 باپ کی وفات پر بیٹا اپنی سوتیلی ماں کے
 ساتھ نکاح کر لیتا تھا۔ عورت کی حیثیت
 ایک ماں کے رُوب میں صرف اسلام نے ہی
 بلند کی ہے۔

آپ نے فرمایا کہ جنت ماں کے
 قدموں تلے ہے۔

اس حدیث سے عورت کی اہمیت واضح
 ہوتی ہے۔ حضرت محمدؐ اپنی رضاعی والدہ
 کی بہت قدر کرتے تھے اور ان کے لیے لکڑے
 ہوجاتے تھے۔

قرآن مجید میں ارشاد ہے کہ
 ”جب تمہارے والدین پڑھائے جس میں
 جابئیں تو انہیں اُف جی نہ کہو۔“

عورت کی حیثیت بیوی

(ق)

اسلام نے بیوی کے
 رُوب میں ہی عورت کو بہت عزت
 بخشی ہے۔ اسلام سے قبل بیوی کی
 کوئی اہمیت نہیں تھی۔ معاشرے
 میں اس کو کوئی خاص مقام حاصل نہ تھا۔
 لیکن اسلام نے آکر عورت کو اس کا گویا

ہوا مقام دلایا۔

حضرت ^{علیہ السلام} فرماتے ہیں کہ آپ
سے بوجھ کہ بیوی کا کیا حق ہے؟ تو آپ نے
فرمایا جب کھائے تو اسے کھلا، جب تو
لباس پہنے تو اس کو بھی پہنا اور اس کے
پھرے برصت مار نہ اس کو بُرا جلا جوں۔
اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتے ہیں کہ
”ہمت پر چیز کو جوڑوں میں پیدا کیا۔“
(القرآن)

ان تمام حوالوں سے ثابت ہوتا ہے کہ اسلام نے
عورت کو بیوی کی حیثیت میں خاص مقام دیا ہے
اور مرد کو اس کا منظم بنایا ہے۔
خطبہ حجۃ الوداع میں آپ نے عورتوں
کے حقوق و فرائض کو بھی واضح کیا۔

عورت حیثیت ہیں

(نہا)

اسلام سے قبل عورت
حیثیت ہیں کئی اہمیت کی حامل نہ تھی۔
اسلام نے عورت کے ہیں ہونے کی حیثیت
سے تمام حقوق و فرائض کو واضح کیا۔
حضرت محمد کی کوئی حقیقت نہیں نہ تھی
مگر آپ اپنی رضاعی بہن کی بہت قدر
کرتے تھے جو کہ بعد میں آنے والے لوگوں

کے مکونہ ہے۔

غزوہ بدر کے بعد ایک بدوی قبیلہ کو
حضرت محمدؐ کی خدمت میں حاضر کیا گیا۔
اس قبیلہ میں آپؐ کی بہن حضرت شہانہ
ہی تھی۔ چہ آپؐ نے ان کو دیکھا
تو اپنی چادر مبارک ان کے لیے
بچھائی۔ یہ آپؐ کا ان کے لیے احترام
تھا۔ بعد میں آپؐ نے ان کو تحائف
دے کر رخصت کیا۔

(۱۷) عورت عبت بی

اسلام سے قبل عورتوں

کو ذہن میں زندہ گاڑھ دیا جاتا تھا۔ وہ بیٹوں
کی پیدائش کو خواست سمجھتے تھے۔

قرآن مجید میں ارشاد ہے:

”جب ان کو لڑکی کی پیدائش کی خبر دی
جاتی تو وہ ان کے پیروں پر سیاہی بڑھاتی
وہ منہ چھپاتے اور اپنے لیے بیٹے اور اللہ
کے لیے بیٹیاں تجویز کرتے ہیں۔“

(القرآن)

اسلام نے آکر بیٹی کو مقام دیا۔ اس کو

معائزے میں اہم فرو ستایا۔

حضرت محمدؐ نے فرمایا کہ

" جس کی دوپٹیاں ہوں اور اس نے اُن
کی پرورش کی تو وہ اس کے جنت
کا سبب بنی گی۔ "

حضرت فالجہؓ جب تشریف لاتی تو
اُسے کھڑے ہو کر استقبال کرتے۔ ان
کے ساتھ شفقت کے ساتھ پیش کرتے۔

← زندگی کے مختلف شعبوں میں حقوق:

اسلام زندگی کے مختلف
شعبوں میں عورتوں کے حقوق کو یقینی بناتا ہے۔
اسلام نے عورت کے حقوق کو دنیا کے سامنے
واضح کر دیا ہے۔

(i) معاشی حقوق

اسلام عورت کو معاشی حقوق
دیتا ہے۔ عورت کو اختیار ہے کہ وہ
اپنے لیے کمائے۔ اسلام عورت کو کاروبار
کی اجازت دیتا ہے۔ حضرت خدیجہؓ
بھی تجارت کرتی تھی۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے،

" اور مرد کے لئے وہ ہے جو اس نے کمایا
اور عورت کے لئے وہ ہے اس نے کمایا۔ "

اس طرح اسلام کے مصالشی حقوق کا دفاع کرتا ہے۔

ازواج و حقوق

(ن)

اسلام عورت کے ازواجی

حقوق کی بھی ضمانت دیتا ہے۔ وہ عورت

کو نکاح، طلاق، خلع اور میرے حقوق

عطا کرتا ہے۔ عورت کے پاس اختیار ہے

کہ وہ اپنی سرئی کے انتخاب کے شخص کے

ساتھ شادی کرے۔ اس کے علاوہ اسلام

میر کی صورت میں عورت کو تحفظ بھی

فراہم کرتا ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

”اور تم ان کو ڈھروں میرے چکے ہو تو

ہی واپس نہ لو۔“

وراثت کا حق

(نث)

اسلام عورت کو وراثت کا

بھی حق دیتا ہے۔ وہ اس بات کو یقینی

بناتا ہے کہ عورت کا وراثت میں حصہ ہے۔

اسلام میں وراثت کی اکائی عورت ہے۔

اس کے اور دیگر وراثت کی تقسیم ہے۔ عورت

کی بیوی، ماں اور بہن ہونے کی حیثیت

سے وراثت کو وراثت کہا گیا ہے۔

عقندہ کا حق

(iv)

اسلام عورت کو حکومتی نمائندگی
کا پھر پورا حق دیتا ہے۔ وہ عورت کو
ووٹ کا حق بھی دیتا ہے۔ اسلام میں
عورت کو حکومتی امور جلات سے بھی
بہت منع کیا گیا۔

مثال کے طور پر شفا بنت عبداللہؓ

حضرت عمرؓ کے دور میں بیت
المال کی انچارج تھی۔

ایک خاتون عابدہ کے کہنے پر حضرت
عمرؓ نے پھر کے متعلق فیصلے کو
واپس لے لیا تھا۔

تعلیم کا حق

(v)

اسلام عورت کو تعلیم حاصل

کرنے کا پورا پورا حق دیتا ہے۔ اسلام
میں بلا تفریق علم حاصل کرنے کو
فرضی قرار دیا گیا ہے۔

حدیث نبویؐ ہے،

”علم حاصل کرنا پر مہمان عورت

صرحاً پر فرض ہے۔“

اس حدیث سے واضح ہوتا ہے کہ اسلام

جس کوئی قبذہ نہیں -

خلاصہ بحث:

اسلام نے عورت کو ہر لحاظ سے حقوق دے کر دنیا میں اس کی حیثیت اور اہمیت کو واضح کیا ہے۔ اسلام سے قبل عورت کو کوئی حیثیت حاصل نہ تھی۔ اسلام کی آمد عورت کے لیے اس تمام استحصال سے آزادی کا بیغاح تھی۔ اس کے بعد عورت کو وہ تمام مقام حاصل ہوئے جس کی وہ قدر تھی۔



تعارف:

-8

امتِ صلحہ کو ایک جسم کی مانند قرار دیا گیا ہے۔ اگر جسم کے حصے میں درد ہو تو پورا جسم بے قرار اور بے چین رہتا ہے۔ آج کے دور میں اُمتِ صلحہ ایک جسم مانند نہیں رہی۔ بہت سے عوامل کی وجہ سے یہ تقسیم ہو چکی ہے اور اس کا نقصان ساری اُمت اٹھا رہی۔ مشرق وسطیٰ میں عرب ممالک مختلف صورتحال کا شکار ہیں۔ ان تمام جہلنہ سے نکلنے کا

ایک ہی راستہ ہے کہ اتحاد سے کام لیا جائے۔

بقول اقبال

ہے اپنی ملت کا قیاس اقوام مغرب سے نہ کر
خاص ہے تیری جمعیت تری سب رسول ہستی

← اہمیت مسئلہ کی موجودہ صورتحال:

موجودہ دور

پس اہمیت مسئلہ اس وقت عجیب و غریب
کشمکش کا شکار ہے۔ اس کی بنیادی وجہ
فرقہ وادیت، تعلیم کی کمی، مغربی تہذیب
کی پلغار اور اندرونی عدم استحکام ہے۔
اس وقت مسئلہ فلسطین کی وجہ سے
منزق و سطلی کے عرب ممالک، آسٹریلیا
میں تقسیم کا شکار ہیں۔ اسرائیل
فلسطین پر قبضہ کر رہا ہے۔ مصر اور
متحدہ عرب امارات اسرائیل کی حمایت
کر رہے ہیں۔

اس کے علاوہ مغربی ممالک اور عرب
ملکوں کے تجارتی اور سفارتی روابط
برقرار ہیں۔ یہ سب صورتحال اس
بات کی نشاندہی کرتی ہے کہ اہمیت
مسئلہ متحد نہیں ہے۔

مشرق وسطیٰ کے جینلز میں ناکام ہونے کی وجوہات:

مشرق وسطیٰ کے

موجودہ جینلز میں ناکام ہونے کی وجوہات
مندرجہ ذیل ہیں -

(i) فرقہ واریت

مشرق وسطیٰ میں وقت فرقہ

واریت کا شکار ہے۔ اُمت مسلمہ میں

دو بڑے فرقے سنی اور شیعہ آدس میں لڑنے

میں مصروف ہیں۔ مشرق وسطیٰ کے آدھے

ممالک سنی ہیں اور آدھے شیعہ۔ لڑھکی

ہوئی فرقہ واریت اور عدم برداشت

کی وجہ سے وہ ایک مسئلے کے حل پر متفق

نہیں ہو رہے۔

مثال کے طور پر یمن اور سعودیہ عرب کے

درمیان تناؤ فرقہ واریت پر مبنی ہے۔

(ii) تعلیم کی کمی

مشرق وسطیٰ میں اس وقت

جدید تعلیم کی شدید کمی کا شکار ہے۔ تعلیم کی

کمی کی وجہ سے عدم برداشت اور جھوڑی

نظام نہیں ہے۔ وہاں فرقہ واریت کو بھی

اس لئے بڑا مل رہی ہے۔

مغربی تہذیب کی بلغار

(iii)

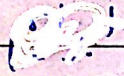
مشرق وسطیٰ میں اس

وقت مغربی تہذیب کی بلغارے - مغربی

عالمک گے جاصداخلت سے مشرق وسطیٰ

اعتاد نہ آسنا ہے - وہ قومیت کو اہمت

کے صفادات سے بالآخر رکھ رہے ہیں -

مثال کے طور پر امریکہ کی مدد سے  زینچہ

Abraham Accord کا معاہدہ لایا گیا جس کا

مقصد اسرائیل کو عرب عالمک کے ساتھ

سفارتی تعلقات بحال کرنا تھے -

قرآن سے دوری

(iv)

اہمیت مسلمہ کو قرآن

سے تعلق رکھنا ضروری تھا - اللہ کی

رسی کو مطلوبی سے قلمے رہنے کے لیے

قرآن سے تعلق ضروری تھا - مگر انیسویں

کے ساتھ کہ قرآن سے دوری نے اہمیت

مسلمہ کو جوٹ میں ڈال دیا اور اب

وہ ٹوٹ ہوٹ کا شکار ہیں -

نیٹنالوجی کی کمی

(v)

مشرق وسطیٰ تہذیب کی

دولت سے حال ہے - لیکن تعلیم

اور جدید نیٹنالوجی کی دوری اور کمی

کی وجہ سے وہ دنیائے ساقد مقابلہ میں کر
پا رہے۔ وہ مغربی ممالک سے مدد کے لئے مجبور
ہیں اور بدے میں وہ ان کو اپنے حساب سے
حیلا رہے ہیں۔

حزب جہاد کی کمی (vi)

مشرق وسطیٰ میں مسئلہ فلسطین
سرفہرست ہے۔ اسرائیل وہاں حملے کر رہا ہے اور
مغرب ان کی حمایت۔ میلانوں میں حزب جہاد کی
کمی ہے اس وجہ سے وہ فلسطین کی نہ حمایت
کر رہے ہیں نہ مدد۔

رہنما اسلام کی کمی (vii)

اُمتِ مسلمہ کو اس وقت
ایک رہنما کی ضرورت ہے جو ان کی رہنمائی
کر سکے۔ او۔ آئی۔ سی اور عرب لیگ
غیر فعال تنظیمیں ہیں۔

ذاتی مفادات (ix)

مشرق وسطیٰ کے عرب ممالک
نے اپنے ذاتی مفادات کو یا لڑ کر رکھا ہوا ہے
وہ اپنے ملک کے لئے سوج رہے ہیں نہ کہ
اُمت کے لئے۔ پھر نے فلسطینوں کے لئے بارڈر
تک بند کر دیے جو لمحہ فکر ہے۔

خلاصہ بحث:

اس سب سے پہلے واضح ہونا ہے
 کہ مشرق وسطیٰ میں وقت مشکل صورتحال
 سے دوچار ہے۔ مسئلہ فلسطین، عرب بحران
 کی ترجیح ہونا چاہئے تا مگر وہ اندرونی
 کشمکش میں الجھے ہوئے ہیں۔ یہ عراق اور سعودی عرب
 شامل باغی اور ایران، عراق اور سعودی عرب
 وغیرہ یہ سب ملکی مفادات کو ترجیح دے
 رہے ہیں۔ مشرق وسطیٰ کی موجودہ صورتحال
 کے عوامل اندرونی ہیں۔ ضرورت ایک
 عالمی اسلام رہنما کی ہے جو اہمت کو مستحکم
 کرے۔

